جنابِ عطش درانی

مسئلہ ثقافت اور اسلام

اردو زبان میں بعض لوگ ثقافت، تہذیب اور تمدن کو ہم معنی یا مترادفات کے طور پہ استعمال کرتے ہیں۔ ثقافت کا لفظ ثقف سے نکلا ہے، جس کے معنی ہنر یا سیکھنے کے ہیں۔ انگریزی میں اس کا مترادف "کلچر" ہے۔ جس کے معنی "ہل چلانا" یا "کھیتی باڑی" کے ہیں اور اصطلاحاً "انسانوں کے طریقِ زندگی" یا اس کل مجموعے یا طرزِ حیات کو کہا جاتا ہے جو انسان غیر جبلی طور پر یعنی سیکھ کر انجام دیتا ہے۔ گویا ثقافت ایک ایسی جامع اصطلاح ہے، جس میں طرزِ معاشرت یا طریقِ زندگی کے تمام نمونے آجاتے ہیں۔ یعنی انسان کس طرح رہتے سہتے، ملتے جلتے، کھاتے پیتے اور بولتے گاتے ہیں۔ ان میں وہ کام شامل نہیں جو جبلی طور پہ انجام پاتے ہیں۔ مثلاً بھوک جبلی شے ہے، اس لیے یہ ثقافت میں شامل نہیں، مگر اسے مٹانے کے لیے جو طریقے استعمال کیے جاتے ہیں، انھیں ثقافت میں شامل کیا جائے گا۔ ای بی ٹیلر کے نزدیک ثقافت اس کل مجموعے یا ضابطے کا نام ہے جس میں مذہب، عقائد، علوم، فنون، اخلاقیات، عادات، رسوم اور وہ تمام رجحانات و امور شامل ہیں، جو انسان اکتساب کے بعد انجام دیتا ہے۔ گویا اصطلاحاً ثقافت کے مفہوم میں ذہنی ترقی، اخلاق و آداب، تہذیب و تمدن اور قومی خصوصیات شامل ہو جاتی ہیں، کیونکہ یہ تمام امور اکتسابی ہیں۔

ماہرین کہتے ہیں کہ ثقافت ماحول اور ضرورت کے تحت جنم لیتی اور پروان چڑھتی ہے۔ ثقافت ہر شخص کی ضرورت ہے اور ہر شخص ثقافت میں اپنا کردار ادا کرتا ہے۔ ثقافت وحشیانہ بھی ہو سکتی ہے اور مہذب بھی۔ مثلاً حجری دور کی ثقافت غیر تہذیب یافتہ تھی، جو ۳۰۰۰ ق م میں مہذب ہوئی۔ جدید دور کے محققین نے ثقافت کی حدود میں مذہب، فلسفہ، آرٹ اور معاشرت کے ان تمام طریقوں کو شامل کیا ہے جنھیں ہم تہذیب کی بنیاد سمجھتے ہیں۔ کیا ہم اسلامی طرزِ زندگی کو اسلامی ثقافت کا نام دے سکتے ہیں۔ جبکہ ہم اسلام کو ایک مکمل طرزِ حیات قرار دیتے ہیں۔ اس بنا پر ہمیں دین اور ثقافت کی اصطلاحوں کو باہم ملانا پڑے گا۔ اور اگر ہم مسلمانوں کی ثقافت کا مطالعہ کریں تو کیا وہ ثقافت اسلامی

کہلائے گی یا کیا اُسے مسلم ثقافت کا نام دیا جائے گا؟ یہ وہ معاملات ہیں، جن کا جواب تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔

تہذیب، ثقافت کا ایک حصہ یا قسم ہے۔ انگریزی میں اس کے لیے Civilization کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ عام طور پہ ہمارے ہاں تہذیب سے مراد سلیقہ، ادب، تعلیم اور رکھ رکھاؤ لیے جاتے ہیں۔ گویا جب ایک وحشی شخص اپنی ثقافت (طرزِ زندگی) کو باسلیقہ، باادب یا تعلیم یافتہ بنا لیتا ہے تو وہ تہذیب کی حدود میں داخل ہو جاتا ہے۔ اصطلاحاً تہذیب میں تحریر کا استعمال شہروں کا وجود، سیاسی تغیرات اور پیشہ ورانہ تخصص شامل ہے۔ جدید دور کے محققین نے تہذیب میں ہر طرح کے تکنیکی علوم کو بھی شامل کیا ہے۔ تہذیب کی ترقی میں ضروری نہیں کہ ہر شخص اپنا کردار کرے۔ البتہ کسی ثقافت کے تعلیم یافتہ ہونے کے لیے ضروری ہے کہ دیکھا جائے کہ اس میں تحریر کا استعمال، شہروں کا وجود، سلیقے آداب اور تعلیم کا کس حد تک دخل ہے۔ مثلاً حجری دور کی ثقافت جب قدیم عہد میں تہذیب میں داخل ہوئی تو اس وقت تحریر اور شہر وجود میں آچکے تھے۔ اسی طرح بھوک مٹانے کے طریقے باسلیقہ، باادب، تعلیمی یا تکنیکی ہوں تو انھیں تہذیب یافتہ کہا جائے گا۔ تہذیب کا کوئی علاقہ یا منفرد اکائی مقرر نہیں کی جا سکتی۔ عموماً پوری انسانی تہذیب کو اکائی تسلیم کیا جاتا ہے اور تین ادوار یعنی قدیم، قرونِ وسطیٰ اور عہدِ جدید میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ مختلف ادوار، زبانوں، علاقوں یا قوموں کی تہذیبیں ایک بڑے جزو کا کُل ہوتی ہیں۔ مجموعی طور پہ تہذیبیں ہمیشہ ارتقا پذیر رہتی ہیں۔ گویا اسلامی تہذیب بھی ایک طرح سے کُل کی حیثیت رکھتی ہے جو مسلم تہذیب کی صورت میں ارتقا پذیر ہے۔

تیسرا لفظ تمدن ہے جو تہذیب کی طرح ثقافت کی ایک شاخ ہے، یہ لفظ مدینہ سے نکلا ہے، جس کے معنی شہر کے ہیں۔ تمدن کو شہر کے حوالے سے پہچاننا ضروری ہے۔ کیونکہ تمدن شہروں کے بغیر وجود میں نہیں آتا۔ گویا تمدن شہری طرزِ معاشرت اور معیشت کا نام ہے۔ غلطی سے تہذیب کے لفظ کو تمدن کی جگہ پر استعمال کیا جاتا ہے یا باہم مترادف قرار دے دیا جاتا ہے۔ جب ہم ہڑپا یا قدیم روما کی تہذیب کا ذکر کرتے ہیں تو دراصل ہم اس کے تمدن کی بات کرتے ہیں۔ تمدن عارضی اور مقامی ہوتا ہے۔ ہر قوم اور علاقے کے ساتھ اس کا تمدن نشوونما پاتا ہے اور بالآخر اس کے ساتھ ہی مٹ جاتا ہے۔ اس لیے سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا مختلف ادوار میں مسلمانوں کا تمدن اسلامی کہلائے گا یا وہ مسلم تمدن کی مثال ہوگا؟

ثقافت : تہذیب اور تمدن کی ان تعریفوں سے بھی ثقافت کا واضح مفہوم اگر سامنے نہیں آتا تو اس سلسلے میں اے ایل کروب اور اس کے ایک دوست کی علمی کوشش کو دیکھنا ضروری ہے۔ ان کے نزدیک ثقافت کا حقیقی تعلق (۱) معیار سے ہے (۲) اس میں شعور و ادراک بھی ایک اہم عمل ہے۔ (۳) ضروری ہے کہ یہ معیار کسی نوع یا معاشرے کی عملی زندگی میں جاری و ساری ہو۔ (۴) اس طرزِ زندگی کو اس نہج کا ہونا چاہیے کہ اس پر صحت مند مستقبل کی تعمیر ہو سکے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا اسلام نے اپنا کوئی معیار، کوئی طرزِ معاشرت یا سلیقہ پیش کیا ہے؟ کیا مسلمانوں کی جداگانہ ثقافت، تہذیب یا تمدن ہے یا کبھی رہا ہے؟ کیا اسلام نے کسی قسم کی ثقافت کا آغاز کیا؟ اگر اس کا جواب ہاں میں ہے تو بریفالٹ کی طرح دیگر کئی مستشرقین کو اس امر کا یقین ہے کہ اگر کوئی تہذیب یا ثقافت مغربی تہذیب و تمدن کو پچھاڑ سکتی ہے تو وہ صرف اسلامی ثقافت ہو سکتی ہے جو علم و اخلاق سے آراستہ اور بہترین توانائیوں سے مسلح ہے۔ مصر و بابل کا تمدن ختم ہو گیا۔ ان کی تہذیب اُجڑ گئی اور ثقافت برباد ہو گئی۔ چین کی ثقافت عصرِ رواں کا ساتھ نہیں دے سکتی۔ ہندو تہذیب و تمدن اوہام اور خرافات کا مجموعہ ہے اور یورپی تہذیب میکیاولی کی ابلیسی سیاست پر مبنی ہے۔

اوپر مذکور سوالوں کے ضمن میں یہ لازم آتا ہے کہ ثقافت کے وسیع مفہوم کا جائزہ لیتے ہوئے اسلامی تہذیب کا ارتقائی کھوج لگایا جائے جس کا آغاز پیغمبرِ اسلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ ہوتا ہے۔ "لا الٰہ الا اللہ" وہ بنیادی کلمہ ہے، جس پر اسلامی ثقافت، تہذیب اور تمدن کی عمارت استوار ہوتی ہے، جس کا سب سے پہلا اخلاقی مظہر "السلام علیکم" کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا تینوں اصطلاحات کے جداگانہ مفہوم کا ایسا ہی تعین کرنا ضروری ہے تاکہ تین مختلف اور ممیز قسم کے ان اعتبارات کو منفرد اور علیحدہ اصطلاح حاصل ہو سکے۔ اگر ہم کلچر کے لیے تہذیب اور سوی لائزیشن کے لیے تہذیب کا لفظ استعمال کریں تو شہری تہذیب کے لیے سیاسیات کی اصطلاح "شہریت" یا "مدنیت" بالکل موزوں نہیں ہو گی، کیونکہ یہ علی الترتیب "سٹی زن شپ" اور "سوکس" کے لیے استعمال ہوتی ہیں، جو دو بالکل مختلف عمل یا معیارات ہیں، اس لیے وقتی اور مدنی تہذیب کے لیے ہمیں تمدن کی اصطلاح استعمال کرنا ہو گی۔

اگر تینوں اصطلاحات کو بعینہٖ تسلیم کیا جائے تو دیکھنا یہ ہے کہ اسلامی ثقافت، اسلامی تہذیب اور

اسلامی تمدن میں باہم کیا فرق ہے؟ کیونکہ تہذیب و تمدن نے اسلامی ثقافت میں اتنا بھرپور کردار ادا کیا ہے کہ آج تہذیب اور ثقافت کو جدا جدا مفہوم میں دیکھنا مشکل ہو گیا ہے۔

اسلام میں زندگی اور اس کے طرز کو پرکھنے کے لیے واحد اور بنیادی معیار تقویٰ ہے، جس سے پیدا ہونے والی چند اقدار مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ توحید الٰہی اور مساجد کا قیام
۲۔ رسول اللہ کا بہ درجہ غایت احترام اور بے انتہا محبت
۳۔ السلام علیکم تہذیب کا بنیادی اور اہم جزو
۴۔ اخوت اور بھائی چارہ
۵۔ عورتوں کا معاشرتی مقام
۶۔ سادگی اور خلوص، نمائش اور ریاکاری کی جگہ
۷۔ نیکی اور تقویٰ، بنیادِ عزت و مقام
۸۔ مظلوموں کی دادرسی اور ظالموں کو للکار
۹۔ جوا، قتل اور شراب نوشی کی شدید ممانعت
۱۰۔ پاکیزگی، صفائی اور نماز پنجگانہ
۱۱۔ بے مقصد شعر گوئی کی جگہ تلاش و تحقیقِ علم کا ذوق
۱۲۔ بدوی زندگی کی جگہ تمدنی زندگی
۱۳۔ روایتی بہادری کا استعمال اور اشاعتِ اسلام میں جذبہ جہاد
۱۴۔ اللہ کی حاکمیت
۱۵۔ خلیفے کا انتخاب اور جواب دہی
۱۶۔ علم، ادب اور فن کے ہر شعبے پر اسلام کی مخصوص چھاپ
۱۷۔ تعلیمی نظام اور درس گاہوں کا اجرا
۱۸۔ مسلمان کا ہر کام خدا کی خوشنودی کے لیے
۱۹۔ عوام کی خبرگیری اور انتظامِ سلطنت کے لیے بیت المال کا قیام، نظامِ زکوٰۃ، لاوارثوں کے وظیفے

۲۰۔ شرم و حیا اور عورت کی عزت و تکریم

۲۱۔ عدل و انصاف میں مساواتِ انسانی

۲۲۔ اطاعتِ امیر، جب تک امیر پابندِ شریعت ہے

۲۳۔ حیرت انگیز مذہبی رواداری

۲۴۔ اسلام کے آفاقی و عالم گیر پیغام کی نشر و اشاعت

۲۵۔ اسلام کو بہ یک وقت عقل و دل سے خطاب کرنے والا مذہب تسلیم کرنا

یہ وہ اقدار اور طریقے ہیں جن پر اسلامی ثقافت کی عمارت تعمیر ہوتی ہے، مختلف ادوار نے ان اقدار کو کس قدر اپنایا؟ یہ ایک الگ موضوع ہے تاہم یہ کہا جا سکتا ہے کہ مسلمانوں نے مختلف زمانوں میں جن تہذیبوں اور تمدنوں کا اجرا کیا، وہ مسلم کلچر کہلانے کی مستحق ہیں، اسلامی تہذیب و ثقافت اس وقت وجود میں آتی ہے جب اسے پورے معیارات کے ساتھ نافذ کیا جاتا ہے اور اسلامی تاریخ یہ ثابت کرتی ہے کہ دنیا کے مختلف علاقوں اور ملکوں میں اس تہذیب و ثقافت کی جھلکیاں بارہا لوگوں نے بھرپور انداز میں دیکھی ہیں۔

اساسیاتِ اسلام

مولانا محمد حنیف ندوی

اسلام کے بنیادی تصورات کیا ہیں اور کس حد تک ان سے فرد و معاشرہ کے تقاضے پورے ہوتے ہیں، موجودہ دور کے غلط علمی رجحانات نے کن غلط فہمیوں کو جنم دیا ہے اور اسلام کے نقطۂ نظر سے ان کا کیا جواب ہے؟ اسلام علوم و فنون کے ارتقا کو کس نگاہ سے دیکھتا ہے اور عقیدہ و عمل کے وہ کون سے خطوط ہیں جو انسانیت کے لیے مشعلِ راہ ثابت ہو سکتے ہیں؟ — اساسیاتِ اسلام میں ان سوالات سے متعلق بڑے یقین پرور اور پُراثر اسلوب میں بحث کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ اسلام میں ان تمام مشکلات کا تسلی بخش حل پایا جاتا ہے، جن سے کہ آج نوعِ انسانی دوچار ہے۔

صفحات ۱۶ + ۲۸۴ قیمت =/۱۵ روپے

ملنے کا پتا:۔ ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ، کلب روڈ، لاہور